مزید آلو!

مصنفہ : ملیسینٹ ای۔ سیلسیم
تصاویر: بین شیکٹر



اردو : محمد نسیم

مزید آلو!

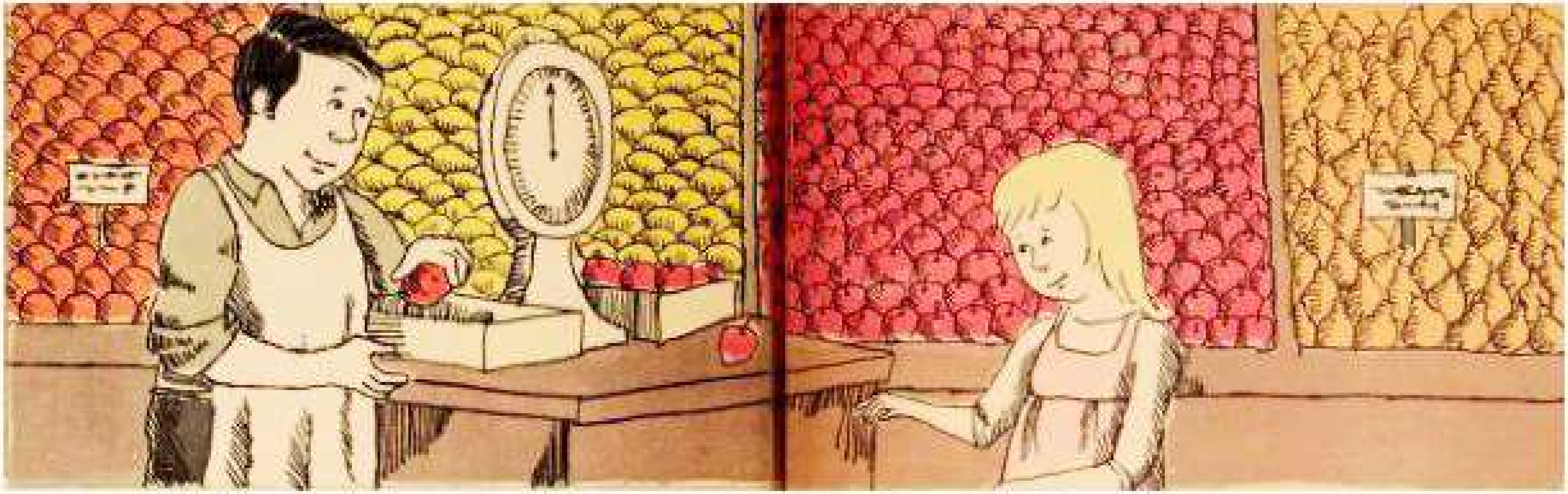
مصنفہ : ملیسینٹ ای۔ سیلسیم
تصاویر : بین شیکٹر



اردو : محمد نسیم

سو(Sue) نے اپنی امی کو آلو چھیلتے ہوئے دیکھا۔
"آج رات آپ آلو کیسے بنا رہی ہیں؟"
اس نے پوچھا۔ "میں آلو بنا نہیں رہی ہوں۔
سو، میں صرف انہیں پکا رہی ہوں۔
لیکن میرے پاس مزید آلو نہیں ہیں۔
کیا تم میرے لیے کچھ لے آؤ گی؟"
اس کی امی نے پوچھا۔





سو دکان پر گئی اور سبزی والے کو ڈھونڈ لیا۔

"کیا مجھے دو پاؤنڈ آلو مل سکتے ہیں، پلیز؟"

اس نے کہا۔ "یہ لو،" آدمی نے کہا۔

"تم میرے آخری دو پاؤنڈ لے جا رہی ہو لڑکی۔

میرے پاس اب اور آلو نہیں ہیں۔"

"آپ کو مزید آلو کیسے ملیں گے؟" سو نے پوچھا۔

"مجھے تنگ نہ کرو،"
سبزی والے نے کہا۔
"میں مصروف ہوں۔"
سو اپنی امی کو آلو دینے کے لیے بھاگتی ہوئی گھر گئی۔
چند منٹوں میں وہ واپس دکان پر پہنچ گئی۔
سبزی والا کاغذ کی ایک بڑی شیٹ پر کچھ لکھ رہا تھا۔





لفظ "آلو" کے آگے اس نے کہا،
"میں ان تھیلوں کی تعداد لکھ رہا ہوں
جو مجھے کل کے لیے چاہیے ہیں۔"
"آپ کو کتنے تھیلے چاہیے؟" سو نے پوچھا۔
"دس تھیلے۔ وہ پانچ سو پاؤنڈ بنتے ہیں،"
سبزی والے نے کہا۔

"ہائے،" سو نے کہا۔
"تم پھر آ گئیں؟" اس نے کہا۔
"کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ آپ کو مزید آلو کیسے
ملتے ہیں؟" سو نے پوچھا۔
"ٹھیک ہے۔ ذرا قریب آؤ۔ اسے دیکھو۔
کیا تمہیں لفظ 'آلو' (potatoes) نظر آ رہا ہے؟"

سبزی والے نے کہا، "ہمارے گودام (warehouse) سے۔ وہی گودام جو میری تمام سبزیاں بھیجتا ہے۔ میں اب انہیں فون کرنے لگا ہوں۔"

سو نے سبزی والے کو اپنا آرڈر دیتے ہوئے سنا۔ اس نے اسے کہتے ہوئے سنا:

"پانچ سو پاؤنڈ۔"

"یہ ضرور آلو ہی ہوں گے،" سو نے کہا۔

سبزی والے نے فون رکھ دیا۔



"یہ تو بہت سارے آلو ہیں،" سو نے کہا۔

"یہ کہاں سے آتے ہیں؟"

سو نے اس سے پوچھا، "گودام سبزیاں کب بھیجتا ہے؟"

"ٹرک کل صبح سات بجے یہاں پہنچ جائے گا۔

تم سو رہی ہوگی،" سبزی والے نے کہا۔

"اوہ نہیں،" سو نے کہا۔ "میں یہاں موجود ہوں گی۔"

اگلی صبح سو سات بجنے سے پہلے ہی جاگ گئی۔

وہ نیچے دکان کی طرف گئی۔



ٹرک وہاں موجود تھا!

فٹ پاتھ پر تھیلے اور ڈبے رکھے ہوئے تھے۔

اسے کچھ ایسے تھیلے ملے جن پر لفظ 'آلو'
(potatoes)لکھا ہوا تھا۔

ٹھیک اسی وقت، سبزی والا دکان سے باہر آیا۔

"اوہ، تم پھر آ گئیں!" اس نے کہا۔

"تمہارے آلو گودام سے آ گئے ہیں۔ کیا میں اس گودام میں جا سکتی ہوں؟" سو نے کہا۔

سبزی والے نے سو کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے، شاید۔ اپنی امی سے کہو کہ ایک خط لکھیں،" اس نے کہا۔

"کہاں کے لیے؟" سو نے پوچھا۔



"مجھے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں اکیلے جانے دیں گے،"
اس کی امی نے کہا۔
"لیکن وہ تمہاری پوری کلاس کو جانے کی اجازت دے سکتے ہیں۔"

اس دن اسکول میں سو نے اپنی ٹیچر سے پوچھا، "کیا کلاس گودام دیکھنے جا سکتی ہے؟"

"کون سا گودام؟" ٹیچر نے پوچھا۔

"وہ،" سو نے کہا، "میری امی کو آلو چاہیے تھے۔ میں انہیں لینے دکان پر گئی۔ سبزی والے نے مجھے اپنے آخری دو پاؤنڈ دے دیے۔"

"اندر آؤ،"
سبزی والے نے کہا۔
"میں تمہیں پتہ (address) لکھ کر دوں گا۔"
سو نے وہ پتہ اپنی امی کو دیا۔



"تو میں نے اس سے پوچھا کہ وہ مزید آلو کہاں سے لائے گا۔

اس نے کہا کہ ایک ٹرک گودام سے آلو لاتا ہے۔

آج صبح میں نے دکان کے سامنے ٹرک دیکھا۔

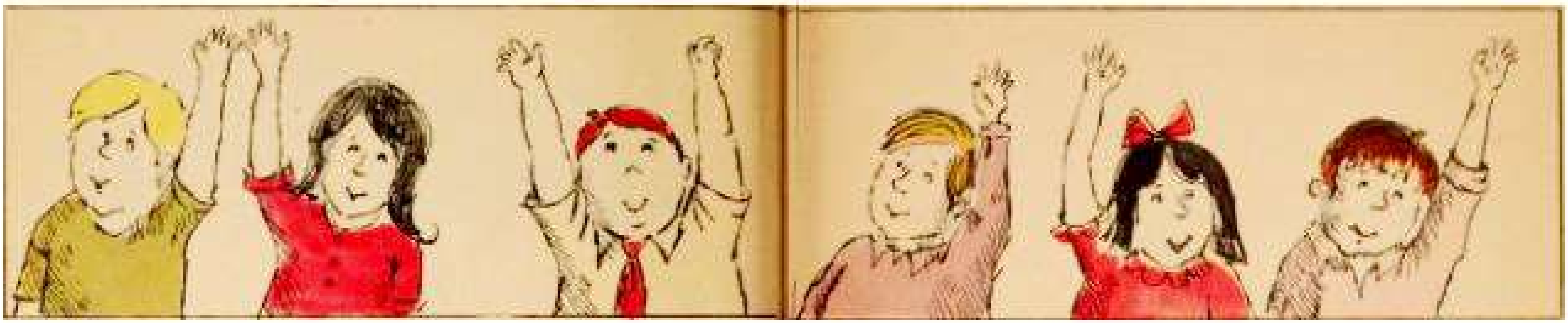
میں نے آلوؤں کے تھیلے دیکھے۔

اب میں گودام جانا چاہتی ہوں۔

میری امی نے کہا تھا کہ آپ سے پوچھوں کہ کیا پوری کلاس جا سکتی ہے۔

یہ رہا گودام کا پتہ۔ کیا ہم جا سکتے ہیں؟"





ایک ہفتے تک کچھ نہ ہوا۔

پھر ایک خط آیا۔

اس میں لکھا تھا، "آپ کی کلاس کسی بھی دن
گیارہ سے بارہ بجے کے درمیان گودام آ سکتی ہے۔"

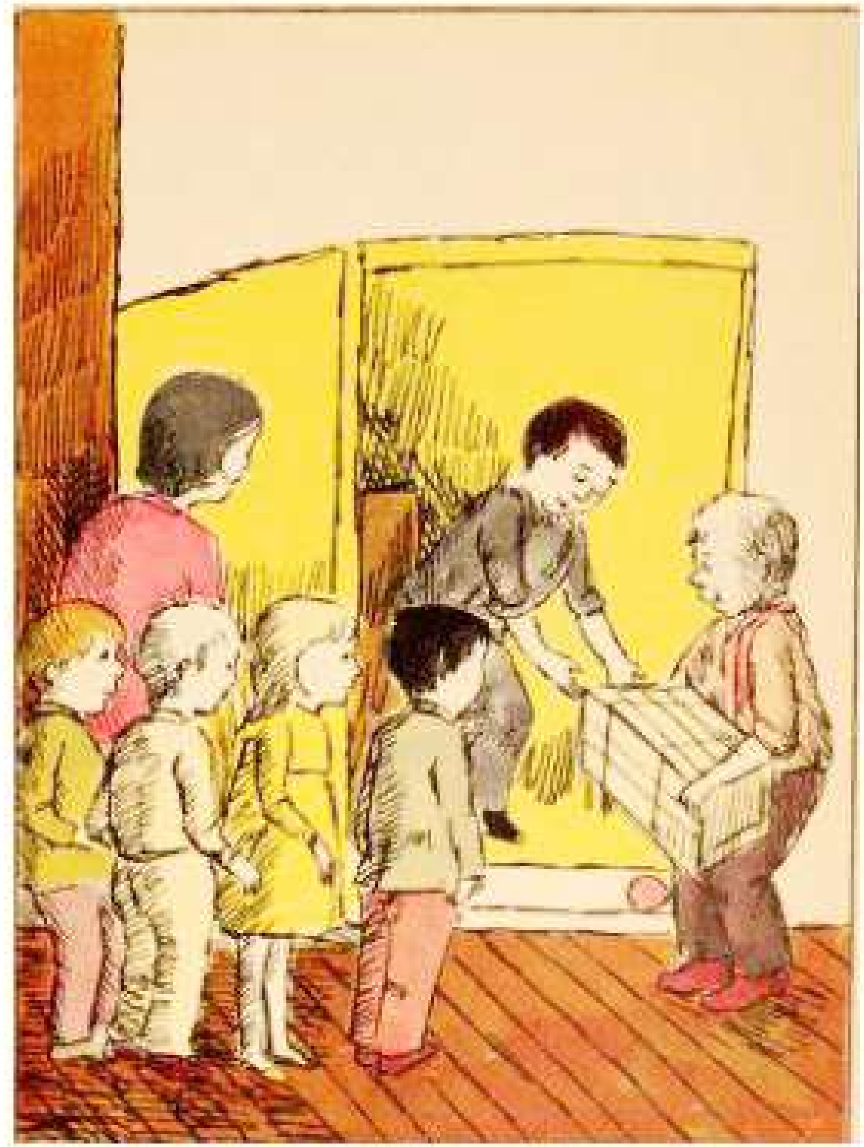
نیچے دستخط تھے "جے گرین (J.Green)۔"

ٹیچر نے کلاس سے کہا،

"آپ سب نے کہانی سن لی۔ آپ میں سے کتنے بچے
اس گودام کی سیر کرنا چاہتے ہیں؟"

سب بچوں نے اپنے ہاتھ اٹھا دیے۔ سو(Sue) کی ٹیچر
نے گودام کے نام ایک خط لکھا۔

اگلے پیر کو، کلاس گاڑی میں بیٹھ کر گودام روانہ ہو گئی۔
مسٹر گرین نے ان کا استقبال کیا۔
انہوں نے بچوں کو دکھایا کہ کس طرح ٹرکوں میں
آلو اور دیگر سبزیاں لادی جا رہی تھیں۔
"یہ ٹرک کہاں جاتے ہیں؟" ایک بچے نے پوچھا۔
"میں جانتی ہوں،" سو نے کہا۔ "یہ دکانوں پر جاتے
ہیں۔"
"بالکل ٹھیک،" مسٹر گرین نے کہا۔
"یہ ٹرک پورے شہر میں ہماری دکانوں تک کھانا پہنچاتے
ہیں۔"



پھر مسٹر گرین نے انہیں وہ جگہ دکھائی جہاں مال گاڑیاں (ریل کی گاڑیاں) اور ٹرک سبزیاں لے کر آتے ہیں۔

انہوں نے کہا، "کچھ گاڑیاں اور ٹرک آلوؤں کے تھیلوں سے بھرے ہوتے ہیں۔"

"لیکن آلو آتے کہاں سے ہیں؟" سو نے پوچھا۔

"کھیتوں سے،" مسٹر گرین نے کہا۔

"کیا میں ان بچوں کو آلو کے کھیت پر لے جا سکتی ہوں؟" ٹیچر نے پوچھا۔



"ٹھیک ہے،" مسٹر گرین نے کہا۔ "آپ مسٹر بارٹیلوچی (Mr.Bartilucci) کے کھیت پر جانے کی کوشش کر سکتی ہیں۔ وہ شہر سے زیادہ دور نہیں ہے۔"

اگلے دن اسکول میں، ٹیچر نے مسٹر بارٹیلوچی کو خط لکھا۔

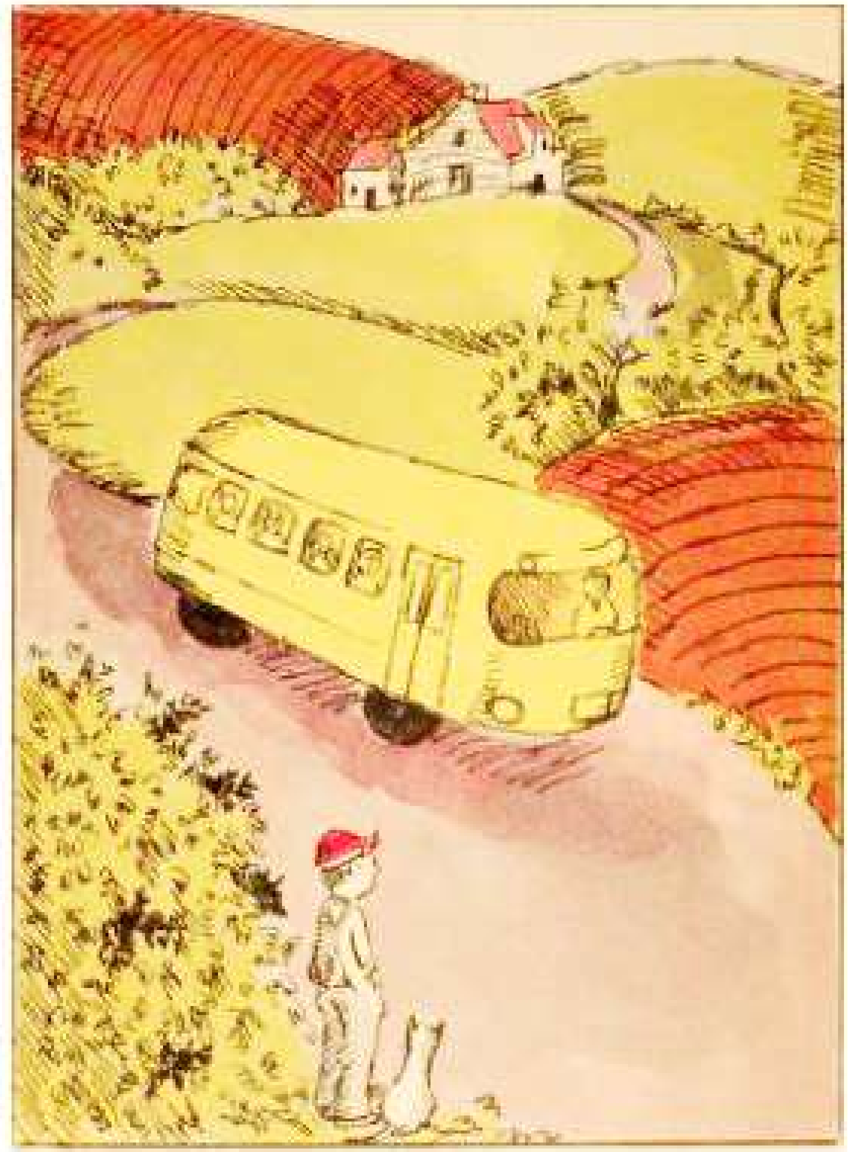
تقریباً ایک ہفتے بعد، ٹیچر نے کہا،

"ہم اگلے منگل کو مسٹر بارٹیلوچی کے آلو کے کھیت کی سیر کر سکتے ہیں۔"

منگل کے دن، کلاس گاڑی میں بیٹھ کر کھیت کی طرف نکل گئی۔

مسٹر بارٹیلوچی ان کا انتظار کر رہے تھے۔

ٹیچر نے ان سے کہا، "ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ آلو کیسے اگاتے ہیں۔"



"آلو پہلے ہی زمین کے اندر ہیں، "
مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ ہم بہت دیر سے آئے ہیں؟"
سو نے پوچھا۔

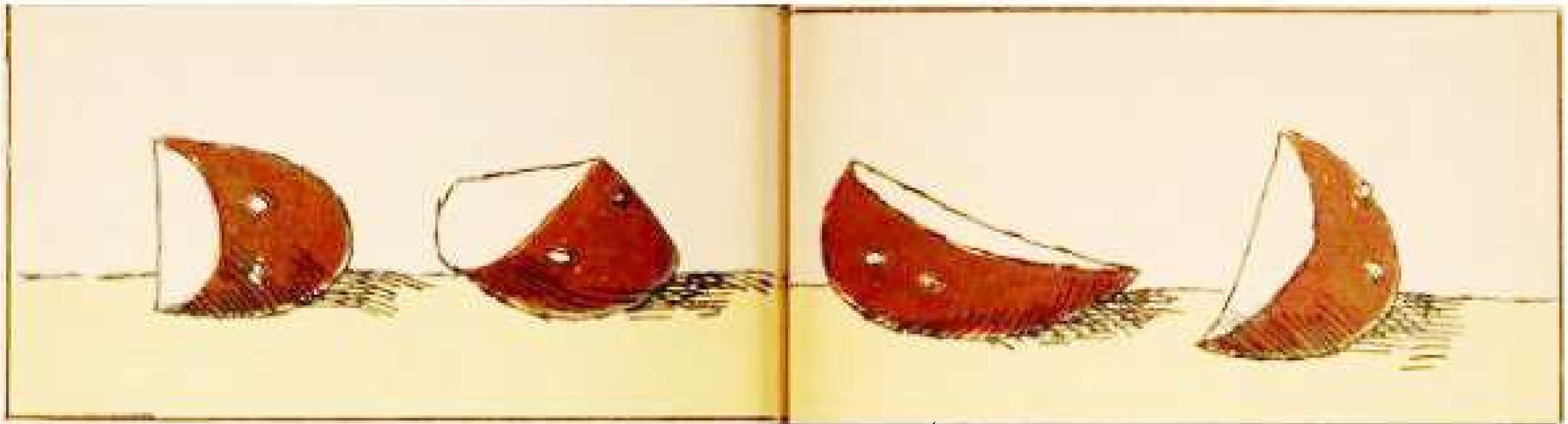
"نہیں، لیکن آلو کے پودے پہلے ہی اگ رہے ہیں۔
میں نے انہیں مئی میں بویا تھا اور اب جون کا مہینہ ہے۔"

"کیا آپ انہیں بیجوں سے اگاتے ہیں؟" ٹیچر نے پوچھا۔

"نہیں،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔"
ہم چھوٹے آلو بوتے ہیں۔ ہم انہیں 'بیج والے آلو'
(seedpotatoes) کہتے ہیں۔"



انہوں نے اپنی جیب سے ایک بیج والا آلو نکالا۔ انہوں نے آلو کو بیچ سے کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیے۔ پھر انہوں نے ہر آدھے ٹکڑے کو درمیان سے کاٹا۔ اب ان کے پاس چار ٹکڑے تھے۔



"انھی شگوفوں سے آلو کے نئے پودے اگتے
ہیں۔"
"آپ انہیں کیسے بوتے ہیں؟" ایک لڑکے نے
پوچھا۔
"کیا آپ ایسے ہی چلتے جاتے ہیں اور انہیں زمین
میں گراتے جاتے ہیں؟"

"یہ آلو کے وہ ٹکڑے ہیں جنہیں ہم بوتے ہیں۔
ہر ٹکڑے پر کم از کم ایک یا دو 'آنکھیں(eyes)' بڈز
ہونی چاہئیں۔
آلو پر 'آنکھیں' وہ جگہیں ہوتی ہیں جہاں شگوفے
(buds) بنتے ہیں۔"

"اوہ نہیں،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔ "کھیت اس کام کے لیے بہت بڑا ہے۔ میرے پاس ایک مشین ہے جو آلو بوتی ہے۔"

وہ کلاس کو مشین دکھانے کے لیے گودام (barn) میں لے گئے۔ "یہ مشین ایک وقت میں آلوؤں کی دو قطاریں بوتی ہے۔"

مسٹر بارٹیلوچی نے انہیں سامنے کی طرف لگے دو تیز دھار پہیے دکھائے۔

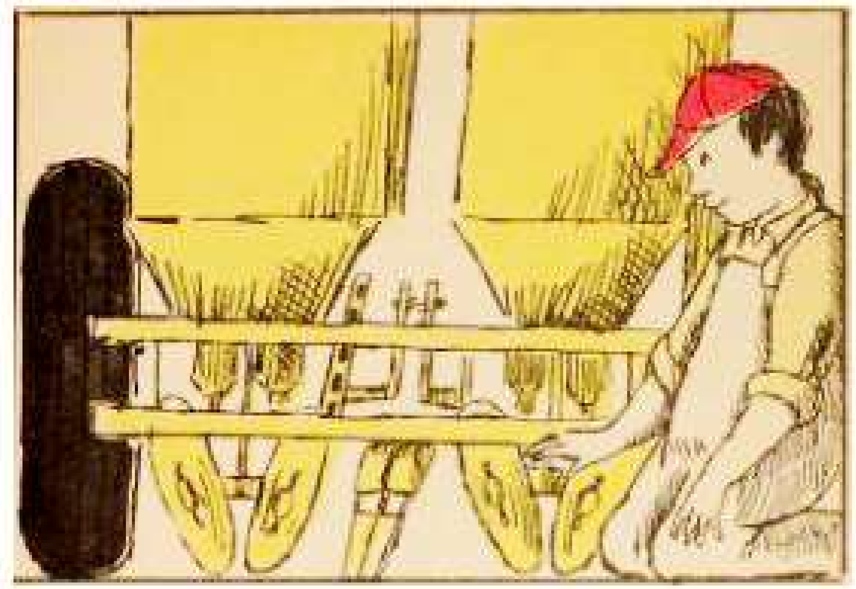
"یہ پہیے قطاریں کھودتے ہیں،" انہوں نے کہا۔



پھر انہوں نے مشین کے پچھلے حصے پر دھات کے دو خالی بکس دکھائے۔

"ہر باکس کے نچلے حصے میں کیلوں (spikes) والا ایک پہیہ ہوتا ہے۔ جیسے ہی پہیہ گھومتا ہے، کیلیں آلوؤں کو اٹھا لیتی ہیں۔

پھر وہ انہیں ایک ایک کر کے زمین پر گراتی جاتی ہیں۔ اور یہاں دو اور تیز دھار پہیے ہیں۔ یہ آلوؤں کو مٹی سے ڈھانپ دیتے ہیں،" انہوں نے کہا۔



"کیا آپ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آلو کے پودے اب کیسے دکھتے ہیں؟" مسٹر بارٹیلوچی نے پوچھا۔ "تو پھر میرے پیچھے آئیں۔"



کلاس مسٹر بارٹیلوچی کے پیچھے پیچھے ان کے کھیتوں کی طرف چل پڑی۔ جہاں تک ان کی نظر جا سکتی تھی، وہاں ہرے بھرے پودوں کی قطاریں تھیں۔

پودوں پر سفید پھول کھلے ہوئے تھے۔ "مجھے پودے تو نظر آ رہے ہیں،" سو نے کہا۔ "لیکن آلو کہاں ہیں ؟"

مسٹر بارٹیلوچی نے ایک بیلچہ لیا اور ایک پودے کے نیچے کھدائی کی۔ پھر انہوں نے پورا پودا مٹی سے باہر نکال لیا۔

"اب آلو ڈھونڈو،" انہوں نے کہا۔

سب نے دیکھا۔ پھر سو نے انہیں دیکھ لیا۔ وہ چھوٹے چھوٹے تھے۔ لیکن وہ وہاں موجود تھے۔



وہ پودے کے اس حصے پر تھے جو زمین کے اندر اگ رہا تھا۔

"یہ کتنے چھوٹے ہیں!" سو نے کہا۔

"یہ پوری گرمیوں میں بڑے ہوتے رہیں گے،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔

"تم اب بھی وہ بیج والا آلو دیکھ سکتی ہو جو ہم نے بویا تھا۔"

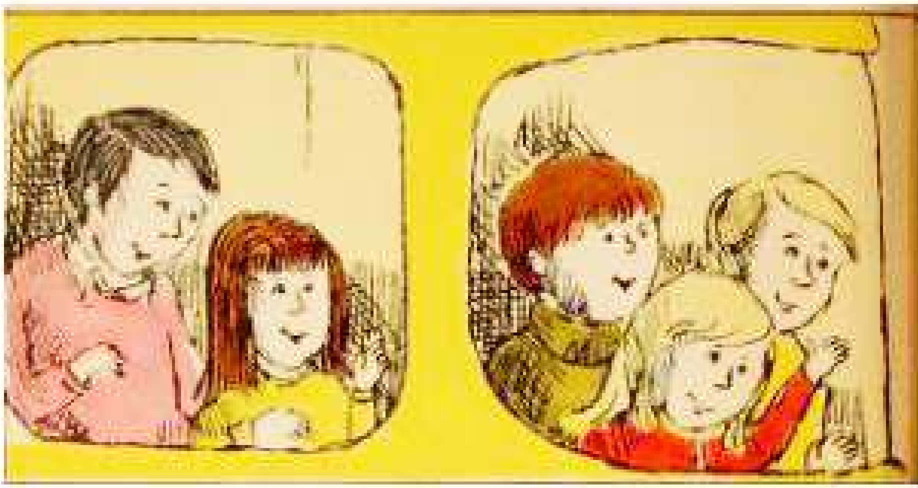




"کیا ہم یہ دیکھنے کے لیے تب آسکتے ہیں کہ وہ مشین کیسے کام کرتی ہے؟" ٹیچر نے پوچھا۔

"اس وقت میں بہت مصروف ہوتا ہوں،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ آپ آکر دیکھ سکتے ہیں۔
میں آپ کو بتا دوں گا کہ کب آنا ہے۔"



"جب آلو تیار ہو جاتے ہیں، تو انہیں زمین سے کون نکالتا ہے؟" ایک لڑکے نے پوچھا۔

"ستمبر میں ایک بڑی مشین انہیں باہر نکالتی ہے،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔

گھر واپس جاتے ہوئے ، سو نے اپنی ٹیچر سے پوچھا ،
"ان آلوؤں کے ٹکڑوں سے نئے پودے کیوں اگتے ہیں جنھیں وہ بوتے ہیں ؟"

"مسٹر بارٹیلوچی نے تمہیں بتایا تو تھا ،" ٹیچر نے کہا ۔
"آلو کی آنکھوں (eyes) میں شگوفے (buds) ہوتے ہیں جو نئے پودوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں ۔ جب تم گھر پہنچو ، تو آلو کے اس تھیلے میں دیکھنا جو تمہاری امی کے پاس ہے ۔"



جب سو گھر پہنچی ، تو وہ بھاگتی ہوئی کچن میں گئی ۔
اس نے آلو کے تھیلے کے اندر دیکھا ۔

"یہ آلو کی آنکھ سے اگ رہا ہے۔"
پھر اس نے اپنی امی سے کہا کہ وہ آلو کو چار ٹکڑوں میں کاٹ دیں۔
"یہ،" اس نے کہا، "وہی چیز ہے جسے کسان بوتا ہے۔"

ستمبر میں، سو واپس اسکول گئی۔
وہ خوش تھی کہ اسے وہی پرانی ٹیچر ملی تھیں۔
کلاس کے زیادہ تر بچے بھی وہی پرانے تھے۔
سو نے پوچھا، "ہم مسٹر بارٹیلوچی سے ملنے کب جاسکتے ہیں؟"

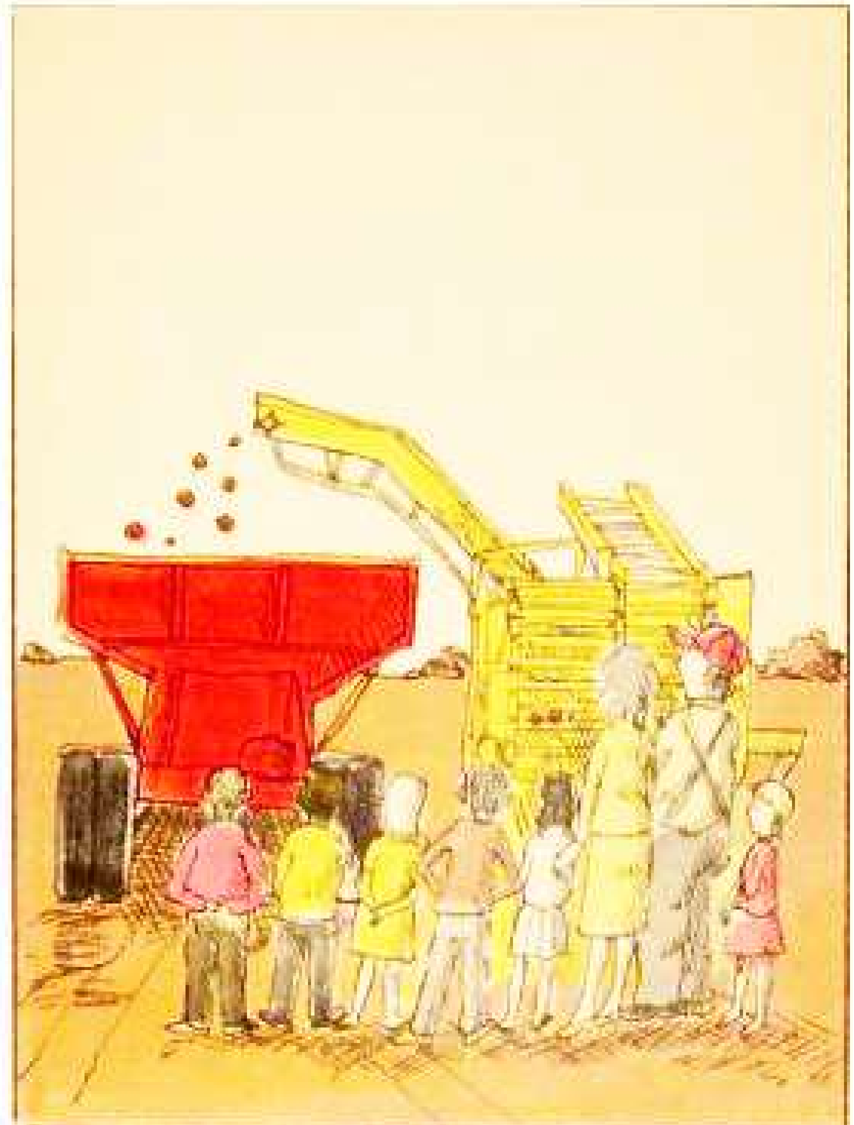
"یہ والا آلو تو بغیر بوئے ہی اگ رہا ہے،"
اس نے اپنی امی سے کہا۔



"میرے پاس پہلے ہی ان کا ایک خط موجود ہے۔
ہم اگلے منگل کو ان کے کھیت کی سیر پر جا سکتے
ہیں،" ٹیچر نے کہا۔

منگل کے دن، کلاس واپس کھیت پر گئی۔ کھیت
کے بیچوں بیچ ایک بڑا ٹرک کھڑا تھا۔ اس کے پاس
ایک ٹریکٹر تھا جو ایک بہت بڑی مشین کو کھینچ رہا
تھا۔

ایک بچے نے کہا، "آلو کے پودے تو مردہ
(سوکھے ہوئے) لگ رہے ہیں"!



"بالکل ٹھیک،" ٹیچر نے کہا۔

"وہ سب بھورے اور سوکھے ہوئے لگ رہے ہیں۔

بچے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آلو کے پودے مردہ کیوں لگ رہے ہیں،" انہوں نے مسٹر بارٹیلوچی سے کہا۔

"جب ہم انہیں زمین سے نکالتے ہیں، تو انہیں ایسا ہی دکھنا چاہیے،" مسٹر بارٹیلوچی نے کہا۔

"جب اوپر کا حصہ سوکھ جاتا ہے،

تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ زمین کے اندر آلو تیار ہیں۔"



"اب ایک طرف ہو جاؤ۔" ٹیچر اور کلاس مشینوں سے دور ہٹ گئے۔

مسٹر بارٹیلوچی نے ٹریکٹر اسٹارٹ کیا جو اس بڑی مشین کو کھینچ رہا تھا۔

مسٹر بارٹیلوچی کی بیوی نے ٹرک اسٹارٹ کیا جو ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

وہ بڑی مشین ایک وقت میں آلوؤں کی دو قطاریں کھود رہی تھی۔

آلو مشین پر لگی ایک چلتی ہوئی زنجیر والی پٹی (belt) پر اوپر کی طرف گرنے لگے۔

مٹی اور سوکھی ہوئی بیلیں نیچے زمین پر گر گئیں۔



لیکن آلو اس پٹی (belt) پر ہی رہے اور پھر وہ ٹرک کے اندر گرنے لگے۔

چند منٹ بعد، مسز بارٹیلوچی نے ٹرک روک دیا۔

مسٹر بارٹیلوچی ٹریکٹر سے نیچے اترے۔

"یہ لو،" انہوں نے سو سے کہا، "اب تم ایک پودا کھود کر نکالو۔"

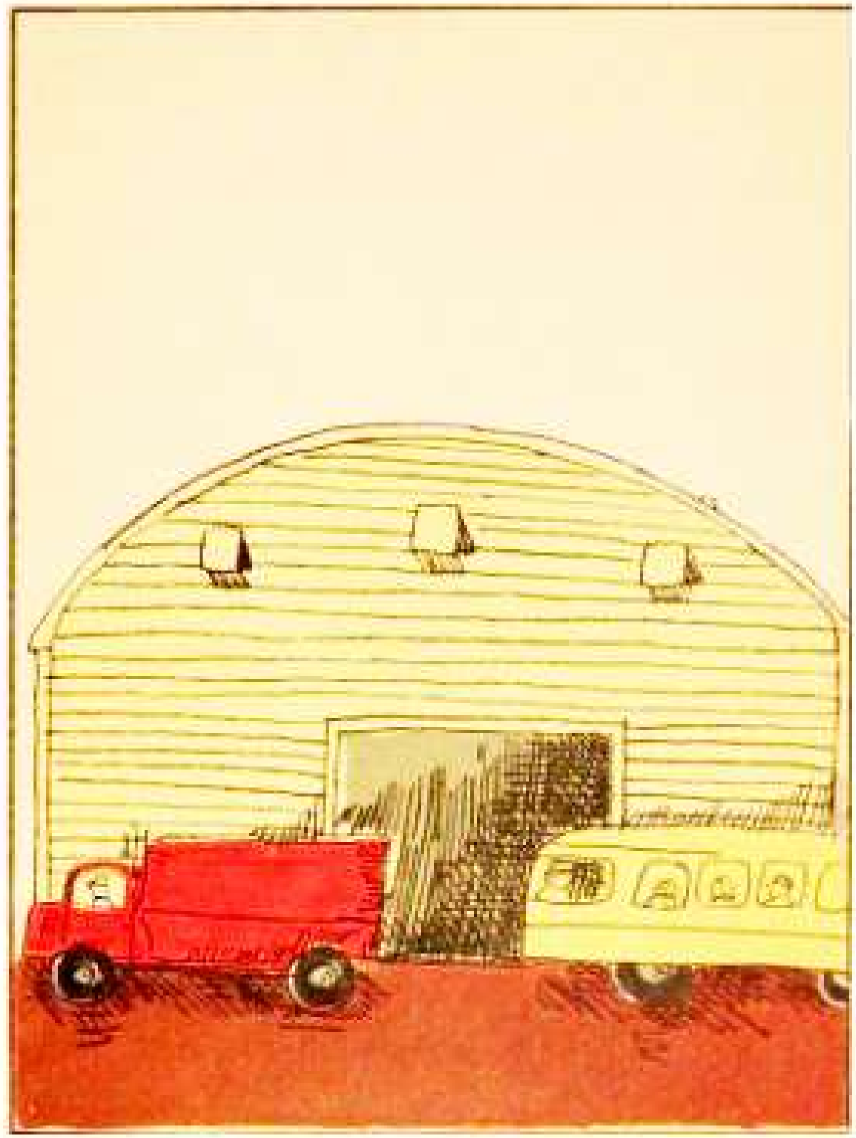
سو نے آلو کے پودے کے چاروں طرف کھدائی کی۔ مسٹر بارٹیلوچی نے اس کی مدد کی۔



جب وہ فارغ ہوئے،

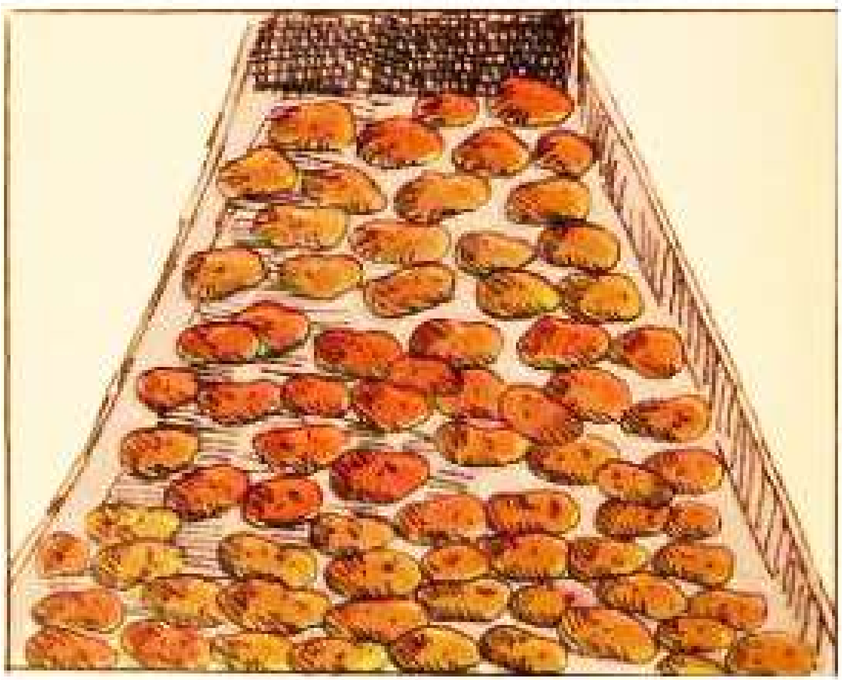
تو زمین پر دس بڑے بڑے آلو موجود تھے۔

بہار کے موسم میں کلاس نے چھوٹے چھوٹے
آلو دیکھے تھے۔ اب وہ بہت بڑے ہو چکے تھے۔
مسٹر بارٹیلوچی نے ٹیچر سے کہا، "میرا ٹرک بھر گیا ہے۔
میرے پیچھے گودام(warehouse)تک آئیں۔"
"ایک اور گودام!" سو نے کہا۔
کسان ٹرک میں بیٹھ گیا۔ بچے بس میں سوار ہو گئے۔
وہ ایک بڑی عمارت کی طرف چل دیے۔
"بچوں کو اندر لے آئیں،"
مسٹر بارٹیلوچی نے ٹیچر سے کہا۔



انہوں نے ٹرک کے پاس والی دیوار میں ایک چھوٹا سا دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا۔ آلو اس دروازے سے نکل کر ایک چلتی ہوئی پٹی (movingbelt)پر گرنے لگے۔





پھر آلو ایک ایسی مشین سے گزرے جس نے انہیں دھویا اور سکھایا۔

پھر وہ ایک اور پٹی پر لڑھکتے ہوئے آگے گئے۔ آخر میں، وہ بڑے بڑے تھیلوں میں گر گئے۔

"ان تھیلوں کا کیا ہوتا ہے؟" ٹیچر نے پوچھا۔

تھیلوں کے پاس کھڑے آدمی نے کہا، "یہ ایک ٹرک پر جاتے ہیں۔"

"میں جانتی ہوں کہ یہ پھر کہاں جاتے ہیں،" سو نے کہا۔



"یہ ایک اور گودام میں جاتے ہیں۔ پھر یہ ایک اور ٹرک پر جاتے ہیں۔ پھر یہ دکان پر جاتے ہیں۔ اسی طرح دکان پر مزید آلو آتے ہیں"!



(کہانی کا اختتام)